www.KitaboSunnat.com

مقالات

صوبیدار لطیف اللہ

اسلام میں توبہ کا تصور

[تقاضے اور شرائط]

توبہ کا مفہوم

توبہ کے اصل معنی رجوع کرنے اور پلٹنے کے ہیں۔ بندہ کی طرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ سرکشی سے باز آگیا، طریق بندگی کی طرف پلٹ آیا اور خدا کی طرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے شرمسار غلام کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوگیا۔ پھر سے بنظر عنایت اس کی طرف مائل ہوگیا۔(1)

جب کہا تاب العبد تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ رجع الی طاعة ربه سرکشی چھوڑ کر وہ اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بن گیا اور اگر تاب کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو تو پھر معنی یہ ہوگا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نادم اور شرمسار بندے کی طرف نظر رحمت فرمائی اور اس کا قصور معاف فرما دیا۔(2)

جب توبہ کی نسبت بندہ کی طرف جاتی ہے تو اس کے معنی تین چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے ——

اول: اپنے کئے ہوئے گناہ کو گناہ سمجھنا اور اس پر نادم و شرمندہ ہونا۔

دوسرے: اس گناہ کو بالکل چھوڑ دینا۔

تیسرے: آئندہ کے لئے دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم و ارادہ کرنا۔ اگر ان تین چیزوں میں سے ایک کی بھی کمی ہوئی تو وہ توبہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ محض زبان سے "اللہ توبہ" کے الفاظ بول دینا نجات کے لئے کافی نہیں جب تک یہ تینوں چیزیں جمع نہ ہوں یعنی گذشتہ پر ندامت اور حال میں اس کا ترک اور مستقبل میں اس کے نہ کرنے کا عزم و ارادہ۔(3)

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ لفظ تو اب بندہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے جیسے ﴿ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ ﴾ اور اللہ تعالیٰ کے لئے بھی جیسے ﴿ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴾ جب بندے کے لئے استعمال ہوتا ہے تو معنی ہوتے ہیں گناہ سے اطاعت کی طرف رجوع کرنے والا اور جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو معنی ہوتے ہیں: توبہ قبول کرنے والا۔ یہ صرف لفظ تواب کا حکم ہے۔ اسی معنی کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا لفظ تائب ہے۔ اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کے لئے جائز نہیں۔ اگرچہ لغوی معنی کے اعتبار سے وہ بھی غلط نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی شان میں صرف وہی صفات اور القاب استعمال کرنا جائز ہیں جن کا ذکر قرآن سنت میں وارد ہے۔ باقی دوسرے الفاظ اگرچہ معنی کے اعتبار سے صحیح ہوں مگر اللہ تعالیٰ کے لئے اُن کا استعمال درست نہیں۔[۴]

قرآن و حدیث کے اکثر مقامات پر جہاں توبہ کا ذکر ملتا ہے تو وہاں استغفار کا ذکر بھی لازمی آیا ہے۔ گویا یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ استغفار کا معنی ہے اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش مانگنا۔ چنانچہ استغفار کا تعلق تو زبان سے ہے کہ بندہ اپنی زبان کے ذریعے خدا سے بخشش و مغفرت مانگتا ہے۔ جبکہ توبہ کا تعلق دل سے ہے کیونکہ کسی گناہ پر ندامت و شرمندگی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور آئندہ اس گناہ میں ملوث نہ ہونے کا عہد دل ہی سے ہوتا ہے۔

اسلام میں توبہ کا تصور اور اس کی حقیقت

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں فرمایا کہ گناہوں پر اقدام کے تین درجے ہیں۔ پہلا یہ کہ کسی گناہ کا کبھی ارتکاب نہ ہو یہ تو فرشتوں کی خصوصیت ہے یا انبیاء علیہم السلام کی۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ گناہوں پر اقدام کرے اور پھر ان پر اصرار جاری رہے کبھی ان پر ندامت اور ان کے ترک کا خیال نہ آئے یہ درجہ شیاطین کا ہے۔

تیسرا مقام بنی آدم کا ہے کہ گناہ سرزد ہو تو فوراً اس پر ندامت ہو اور آئندہ اس کے ترک کا پختہ عزم ہو۔[۵]

اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سرزد ہونے کے بعد توبہ نہ کرنا یہ خالص شیاطین کا کام ہے اس لئے باجماع امت توبہ فرض ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾[۶]

"اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جس دن کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو اور جو مسلمان ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہ کرے گا۔ (بلکہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ خدا سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے"

انسان خطاء و نسیان کا پتلا ہے۔ وہ گناہ یا بھول چوک سے خالی نہیں ہے۔ بسا اوقات صاحب ایمان بندہ غفلت کی حالت میں اغواء شیطانی یا خود اپنے نفس امارہ کے تقاضے سے گناہ کر بیٹھتا ہے لیکن جب اللہ کی توفیق سے اس کا ایمانی شعور بیدار ہوتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ میں نے اپنے مالک و خالق کی نافرمانی کرکے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا اور اللہ کی رحمت و عنایت اور اس کی رضا کے بجائے میں اس کے غضب اور عذاب کا مستحق ہوگیا اور اگر میں اسی حالت میں مرگیا تو قبر میں اور اس کے بعد حشر میں مجھ پر کیا گزرے گی اور وہاں اپنے مالک کو کیا منہ دکھاؤں گا اور آخرت کا عذاب کیسے برداشت کرسکوں گا۔ جب یہ فکر و احساس پیدا ہوتا ہے تو وہ یہ یقین و عقیدہ رکھتے ہوئے کہ میرا مالک و مولی بڑا رحیم و کریم ہے وہ اس سے معافی اور بخشش کی استدعا کرتا ہے۔

انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہو جاتی ہیں احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے۔ چھوٹے بڑے گناہ بندہ اپنی نادانی و جہالت سے کر بیٹھتا ہے لیکن گناہوں میں جرات کرنا اور گناہوں میں ترقی کرتے رہنا بہت بڑی نادانی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے۔

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ کل بنی ادم خطّآء و خیر الخطائین التوابون (۷)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمام انسان خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہیں۔"

مومن کا ایمانی تقاضوں سے دور ہو کر خطاء و گناہ میں مبتلا ہو جانا بعید نہیں لیکن جلد ہی ایمان کے مطالبات کے پیش نظر توبہ کرلیتا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

عن ابی سعید عن النبی ﷺ قال مثل المومن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخیته یجول ثم یرجع الی اخیته وان المومن یسھو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم الاتقیاء واولوا معروفکم المومنین (۸)

"حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے کی مانند ہے جو اپنی رسی میں دوڑتا ہے پھر اپنی رسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ مومن بھول جاتا ہے پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور سب مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرو"

بندہ مومن کا گناہ میں ملوث ہونا اور پھر اس گناہ سے توبہ کرکے زمرۂ صالحین میں شامل ہونا اللہ تعالی کی شان غفاریت کا خاص مظہر ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لولم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون فیغفرلھم" (۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو اس دنیا سے منتقل کر دے گا اور دوسری قوم کو پیدا فرما دے گا جو گناہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے پس اللہ ان کو بخش دیں گے۔

اس حدیث سے یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ گناہ مطلوب ہیں اور وہ گناہ گاروں کو پسند کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد کے ذریعے گناہوں اور گناہ گاروں کی ہمت افزائی فرمائی ہے بڑی جاہلانہ غلط فہمی ہوگی۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کو گناہوں سے بچایا جائے اور اعمال صالحہ کی ترغیب دی جائے۔

دراصل حدیث کا منشاء اور مدعا اللہ تعالیٰ کی شان غفاریت کو ظاہر کرنا ہے اور مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کے ظہور کے لئے ضروری ہے کہ کوئی مخلوق پیدا کی جائے اور صفت رزاقیت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی مخلوق ہو جس کو رزق کی ضرورت ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو رزق عطا فرمائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی شان غفاریت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسی مخلوق ہو جس سے گناہ بھی سرزد ہوں پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں استغفار کرے اور گناہوں کی معافی اور بخشش چاہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت اور بخشش کا فیصلہ فرمائے۔ (۱۰)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی شان دیکھئے کہ وہ اپنے بندے کی توبہ سے اس قدر خوش ہوتا ہے جس قدر ہمیں اپنی گم شدہ چیز کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ للہ اشد فرحا بتوبة احدکم من احدکم بضالتہ اذا وجدھا" (۱۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گم شدہ جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اتنے شفیق و مہربان ہیں کہ وہ اپنے گناہ گار بندوں کے توبہ کرنے پر ہر وقت متوجہ رہتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ قال ان اللہ عزوجل یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیٔ النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیٔ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا" (۱۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گناہگار توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گناہ گار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب پچھم سے نکلے گا"

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت دیکھئے کہ انسان ساری عمر اس کی نافرمانی میں مبتلا رہے مگر موت سے پہلے سچے دل سے توبہ کرے تو صرف یہی نہیں کہ اس کا قصور معاف کر دیا جائے بلکہ اس کو اپنے محبوب بندوں میں داخل کر کے جنت کا وارث بنا دیا جاتا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ" (۱۳)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک و صاف) ہوجاتا ہے۔ جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

احادیث مذکورہ بالا سے واضح ہوجاتا ہے کہ توبہ و استغفار عاصیوں اور گناہ گاروں کے لئے مغفرت و رحمت کا ذریعہ اور مقربین کے لئے درجات قرب و محبوبیت میں بے انتہا ترقی کا وسیلہ ہے۔

توبہ کے تقاضے اور شرائط

اعتراف گناہ بہت بڑی چیز ہے۔ دراصل اعتراف ہی کے بعد توبہ کی سعادت نصیب ہوتی ہے جو لوگ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے وہ توبہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ سچے مومن وہ ہیں جو گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور گناہ ہوجائے تو بارگاہ ایزدی میں گناہ کا اقرار کرکے توبہ و استغفار میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ" (۱۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک بندہ گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔

گناہ سرزد ہونے پر توبہ کے ساتھ اصلاح کرنا بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید کی بیشتر آیات جن میں توبہ کا ذکر آیا ہے وہاں اصلاح کا بھی خصوصی ذکر آیا ہے ان قرآنی آیات میں سے چند وضاحت کے لئے نقل کی جاتی ہیں۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد خداوندی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (۱۵)

پھر جو شخص اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی توجہ قبول فرمالے گا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۃ النحل میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ" (۱۶)

پھر جن لوگوں نے نادانی سے برا کام کیا پھر اس کے بعد توبہ کی اور نیکو کار ہو گئے تو تمہارا پروردگار (ان کو) توبہ کرنے اور نیکو کار ہو جانے کے بعد بخشنے والا (اور ان پر) رحمت کرنے والا ہے۔

ان آیات سے واضح ہوجاتا ہے کہ توبہ کے لئے اصلاح کرنا ضروری ہے جو لوگ زبانی توبہ کرتے رہتے ہیں اور اپنی حالت نہیں سنوارتے۔ توبہ کے باوجود گناہوں میں اسی طرح ملوث رہتے ہیں۔ توبہ کا کوئی اثر ان کے احوال و اعمال پر ظاہر نہیں ہوتا، یہ کیسی توبہ ہے۔

حقیقی اور سچی توبہ کا تقاضا تو یہ ہے کہ اپنا حال درست کیا جائے اور گناہوں کی تلافی کی جائے۔ توبہ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ انسان اپنے گناہوں پر ندامت و پریشانی کے باعث اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"عن عقبة بن عامر قال لقيت رسول الله ﷺ فقلت ما النجاة فقال املك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك" (۱۷)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے ایک دفعہ ملاقات کی اور عرض کیا کہ نجات (کا سامان) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو زبان کو قابو میں رکھ تیرے خلاف استعمال نہ ہوجائے اور تیرے گھر میں گنجائش رہے اور تو اپنی خطاؤں پر رو

حضور ﷺ کا فرمان کہ تو اپنی خطاؤں پر رو، توبہ کا اہم جزو ہے۔ گناہ ہوجانے پر رونا ندامت اور پریشانی کے باعث ہوتا ہے۔ جسے اللہ کا خوف ہوگا وہی گناہ کی وجہ سے روئے گا اور رو رو کر بخشوانے کی کوشش کرے گا۔

گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ تعداد میں زیادہ ہوں یا کم، سب زہر قاتل ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جیسے ہی کوئی گناہ ہوجائے سچے دل سے توبہ کی جائے۔ صغیرہ گناہ تو نیکیوں کے ذریعے بھی معاف ہوتے رہتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ صرف توبہ ہی سے معاف ہوتے ہیں یوں اللہ تعالیٰ کو سب اختیار ہے کہ بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ بھی سب معاف فرما دے لیکن یقینی طور پر معاف ہونے کے لئے توبہ کرنا لازم ہے۔ جب سچے دل سے توبہ کے طریقے کے مطابق توبہ کر لی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ گناہ پر سچے دل سے ندامت و شرمندگی اور آئندہ کو گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم اور ارادہ یہی توبہ ہے اور اس کے لوازم میں سے یہ بھی ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تلافی کی جائے۔ شیخ الاسلام ابو زکریا یحیی بن شرف النووی نے لکھا ہے۔

"قال العلماء التوبة واجبة من كل ذنب فان كانت المعصية بين العبد و بين الله تعالى لا تتعلق بحق ادمى فلها ثلثة شروط- احدها ان يقلع عن المعصية والثانى ان يندم على فعلها والثالث ان يعزم ان لايعود اليها ابدا فان فقد احد الثلثة لم تصح توبته وان كانت المعصية تتعلق بادمى فشروطها اربعة هذه الثلثة وان يبرا من حق صاحبها فان كانت مالا اونحوه رده اليه وان كان حد قذف و نحوه مكنه منه اوطلب عفوه وان كان غيبة استحله منها و يجب ان يتوب من جميع الذنوب فان تاب من بعضها صحت توبته عند اهل الحق من ذلك الذنب و بقى عليه الباقى" (۱۸)

علماء فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا لازمی ہے اگر گناہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ہے (کسی انسان کے حقوق سے متعلق نہیں) تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں ایک یہ کہ گناہ سے باز رہے۔ دوسری یہ کہ اس پر نادم ہو تیسری شرط یہ کہ آئندہ اس میں مبتلا نہ ہونے کا پختہ ارادہ کرے۔ اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو توبہ صحیح نہ ہوگی اور اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو اس (کی توبہ) کے لئے چار شرطیں ہیں۔ تین تو یہی مذکورہ بالا اور چوتھی شرط یہ ہے کہ صاحب حق کا حق ادا کرے۔ اگر مال وغیرہ لیا ہو تو واپس کردے۔ اگر تہمت وغیرہ کا معاملہ ہو تو (نفاذ حد کے لئے) اپنے آپ کو اس کے قابو میں دے یا اس سے معافی مانگے۔ اگر غیبت ہے تو بھی معافی طلب کرے۔ نیز تمام گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے لیکن اگر بعض گناہوں سے توبہ کی تو بھی اہل حق کے نزدیک توبہ صحیح ہے اور باقی گناہوں سے توبہ اس کے ذمہ باقی ہے۔

حقوق اللہ کی تلافی

حقوق اللہ کی تلافی کا مطلب یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد سے جن فرائض اور واجبات کو چھوڑا ہو ان کی ادائیگی کی جائے۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ سب کی تلافی کرنا بہت ضروری ہے۔ زندگی میں جو نمازیں قصداً یا سہواً یا مرض اور سفر وغیرہ میں ادا کرنے سے رہ گئی ہوں ان سب کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے اہتمام سے ادا کرنا ضروری ہے کیونکہ نماز کو کسی بھی حالت میں چھوڑا نہیں جاسکتا۔ ان نمازوں کی ادائیگی کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد جتنی نمازیں ادا کرنے سے رہ گئی ہوں۔ ان کی گنتی اور حساب لگا کر ان سب نمازوں کی قضا پڑھی جائے۔ اسی طرح بالغ ہونے کے بعد جتنے روزے رہ گئے ہوں یا سفر اور بیماری کی وجہ سے جتنے روزے چھوٹے ہوں۔ ان سب روزوں کا حساب کر کے سب کی قضا رکھے۔ عورتوں کو مجبوری کے دنوں کی نمازیں تو معاف ہیں لیکن ان دنوں کے فرض روزے جتنے چھوڑ دیئے جاتے ہیں ان کی بعد میں قضا ضروری ہے۔ (حاشیہ صفحہ ۵۰ پر)

زکوۃ بھی ہر صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے جتنے سال کی زکوۃ ادا نہ کی ہو اس کا حساب لگا کر اسی قدر مال زکوۃ مستحقین زکوۃ کو دے دے۔ اسی طرح صدقہ فطر بھی واجب ہے اگر اس کی بھی ادائیگی نہ کی ہو تو وہ بھی ادا کر دیا جائے۔

حج بھی ہر صاحب استطاعت انسان پر فرض ہے اور فرض ہونے کے بعد جس نے حج نہ کیا تو وہ بھی گناہ گار ہو گا اس لئے جس طرح ممکن ہو اس فریضے کو ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔

حقوق العباد کی تلافی

حقوق العباد کی تلافی کرنا بھی توبہ کے لوازم میں سے ہے۔ حقوق العباد کی تلافی سے مراد یہ ہے کہ بندوں کے جو حقوق ذمہ ہوں ان سب کو ادا کیا جائے۔ حقوق العباد دو قسم کے ہیں:

حقوق العباد کی پہلی قسم مالی حقوق کے متعلق ہے۔ مالی حقوق سے مراد یہ ہے کہ جو مال ناحق اور ناجائز ذرائع سے ملکیت میں آیا ہو، وہ سب اموال صاحب حق کو لوٹا دیئے جائیں۔

حقوق العباد کی دوسری قسم عزت و آبرو کے متعلق ہے۔ عزت و آبرو کے حقوق کی تلافی کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی کو ناحق مارا ہو یا گالی دی ہو تہمت لگائی ہو یا کسی کو ذہنی، جسمانی، روحانی اور قلبی تکلیف و اذیب پہنچائی ہو تو اس سے معافی مانگ کر اس کو راضی کرلے۔ حقوق العباد کا تعلق چونکہ انسانیت سے ہوتا ہے اور حقوق العباد صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے۔ صرف زبانی توبہ کرنا اور حقوق العباد کی تلافی نہ کرنا توبہ میں داخل نہیں اور ایسی شخص قیامت کے دن صریح گھاٹے میں رہے گا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كانت له مظلمة لاخيه من عرضه اوشی فليتحلله منه اليوم قبل ان لايكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذمنه بقدر مظلمته وان لم تكن له حسنات اخذمن سيات صاحبه فحمل عليه" (١٩)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص پر کسی مسلمان بھائی کی آبروریزی یا کسی اور چیز کا حق ہو اسے چاہئے کہ اس دن سے پہلے اس سے معاف کروالے جس روز اس کے پاس نہ درہم ہوگا نہ دینار اگر اس کے نیک عمل ہوں گے اس کے حق کے مطابق لے لئے جائیں گے اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک دوسری روایت یوں ہے:

"ان رسول الله ﷺ قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لادرھم له ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمة بصلوة و صیام و زکوة ویاتی و قد شتم ھذا و قذف ھذا واکل مال ھذا و سفك دم ھذا و ضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناته وھذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطا یا ھم فطرحت علیه ثم طرح فی النار" (۴۰)

"حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ حضرات صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم تو اسے مفلس شمار کرتے ہیں جس کے پاس درہم اور مال و اسباب نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، اور زکوۃ لے کر آئے گا اور اس حال میں بھی آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال (ناحق) کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس اس کی نیکیوں میں سے کچھ اس کو دے دی جائیں گی اور کچھ اس کو دے دی جائیں گی اگر حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو حقوق والوں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔"

ان احادیث سے واضح ہوجاتا ہے کہ حقوق العباد کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ ہر انسان کو ان حقوق کی ادائیگی کی فکر کرنی چاہئے اور توبہ کے ضابطے مکمل کرنا چاہئیں۔

توبہ کے عدم وجود سے ذہن انسانی کی کیفیت

انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہوتی رہتی ہیں۔ انسان اپنی جہالت اور نادانی کی بنا پر چھوٹے بڑے گناہ کر بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی مغفرت کے لئے توبہ کا عمدہ نسخہ تجویز فرما دیا ہے۔ تاکہ انسان اس نسخے کے ذریعے اپنے گناہوں سے پاک و صاف ہوجائے۔ توبہ کا یہ عمدہ نسخہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے تجویز نہ فرماتے تو انسان کے گناہ میں جوں جوں زیادتی ہوتی جاتی ہے توں توں اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قلب و ذہن میں ظلم و جہل اور شر و فتنہ کی تاریکی اپنا تسلط جماتی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ پر اس کی جرات بڑھ جاتی ہے اور معصیت آمیز زندگی ہی اس پر چھا جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان المومن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب و استغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالی ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ (۲۱)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ اس گناہ سے توبہ کرلیتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل (اس نقطہ سیاہ سے) صاف کردیا جاتا ہے اور اگر زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے پس یہی ران (یعنی زنگ) ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ "یوں ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر یہ اس چیز کا زنگ ہے جو وہ کرتے تھے"

گناہوں کی کثرت سے انسان اللہ کی رحمت سے مایوس اور ناامید ہوجاتا ہے۔ چنانچہ توبہ کے ذریعے اہل ایمان کو ایک بہت بڑی ڈھارس سے نوازا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ وَأَنِيبُوا إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴾ (۲۲)

"اے پیغمبر (میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا وہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور جھک جاؤ اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔"

اس آیت کریمہ میں مومنین کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ کروڑوں گناہ بھی اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے وہ ارحم الراحمین ہے۔ مشرک اور کافر کے علاوہ سب کی مغفرت کردے گا۔ اس لئے ہمیشہ پکی توبہ اور استغفار کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ مغفرت کی امید رکھیں اس کی رحمت سے ناامید کبھی نہ ہوں تاکہ اس حال میں موت آئے کہ توبہ کے ذریعے سب کچھ معاف ہوچکا ہو۔ حضور ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ قال اللہ تعالی یا ابن ادم انک ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لک علی ما کان فیک ولا ابالی یا ابن ادم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن ادم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیک بقرابها مغفرة" (۲۳)

"حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: اے انسان بے شک تو جب تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید لگائے رکھے گا میں تجھ کو بخشوں گا تیرے گناہ جو بھی ہوں اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ساری زمین بھر جائے پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازوں گا جس سے زمین بھر جائے۔"

شیطان انسان کا بہت بڑا دشمن ہے اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ لوگ دوزخ میں جائیں اور عذاب میں مبتلا ہوں۔ وہ انسانوں کو کفر کے وسوسوں میں مبتلا کرتا ہے اور انہیں صغیرہ و کبیرہ گناہوں پر آمادہ کردیتا ہے۔ اسی طرح گناہوں کی کثرت سے انسان کو رحمت الٰہی سے مایوس کردینا اس کا بہت بڑا ہتھیار ہے۔ جس مایوسی کے نتیجے میں انسان اپنے رب سے شرمندگی اور ناامید ہو کر مزید سے مزید گناہوں میں بڑھتا جاتا ہے۔ اور آخر کار جہنم کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ توبہ کے بعد انسان مزید جرائم میں شرمندگی محسوس کرکے پاکدامنی کی زندگی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں خیر بہرطور غالب آتی ہے۔ انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دشمن سے ہوشیار رہے اور اگر گناہ ہوجائے تو توبہ و استغفار کے ذریعے شیطان کو ذلیل و خوار کرے۔ چنانچہ توبہ کے عدم وجود سے ذہن انسان شیطانی کاروائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ ان الشیطان قال و عزتک یا رب لاابرح اغوی عبادک ما دامت ارواحهم فی اجسادهم فقال الرب عزوجل و عزتی و جلالی و ارتفاع مکانی لا ازال اغفرلهم ما استغفرونی" (۲۴)

"حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ شیطان نے کہا کہ اے رب قسم ہے تیری عزت کی ہے میں تیرے بندوں کو بھکاتا رہوں گا جب تک کہ ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی۔ اس پر اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور بلند رتبہ کی قسم ہے میں ان کو بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے“

---

(۱) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، جلد اول ص ۶۷ مکتبہ تعمیرانسانیت لاہور ـــــ (۲) پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن جلد اول ص ۵۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ـــــ (۳) مفتی محمد شفیع صاحب، معارف القرآن، جلد اول ص ۲۰۰، ادارہ المعارف کراچی ـــــ (۴) ایضاً ص ۲۰۱ ـــــ (۵) معارف القرآن، جلد دوم ص ۳۴۵، ادارہ المعارف کراچی ـــــ (۶) سورۃ التحریم :۸ ـــــ (۷) سنن الترمذی، ۲۴۲۳- کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع/ مشکوۃ المصابیح، جلد اول، باب الاستغفار والتوبہ ص ۵۷۱، مطبع سعیدی قرآن محل کراچی ـــــ (۸) مسند احمد، ۱۰۹۰۷- کتاب باقی مسند المکثرین/مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، باب الضیافۃ ص ۳۱۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور ـــــ (۹) صحیح مسلم شریف مع شرح نووی، جلد ششم، کتاب التوبہ ص ۳۱۷، خالد احسان پبلشرز لاہور ـــــ (۱۰) مولانا محمد منظور نعمانی، معارف الحدیث جلد پنجم ص ۳۱۷-۳۱۸ دارالاشاعت کراچی۔ ـــــ (۱۱) صحیح مسلم شریف مع شرح نووی، جلد ششم، کتاب التوبہ ص ۳۱۴ ـــــ (۱۲) ایضاً ص ۳۲۴ ـــــ (۱۳) سنن ابن ماجہ۔ رقم ۴۲۴۰، کتاب الزھد/مشکوۃ المصابیح، جلد اول، باب الاستغفار و والتوبہ ص ۵۷۷، مطبع سعیدی قرآن محل کراچی ـــــ (۱۴) ایضاً ص ۵۶۸ ـــــ (۱۵) سورۃ المائدہ: ۳۹ ـــــ (۱۶) سورۃ النحل :۱۱۹ ـــــ (۱۷) سنن الترمذی۔ ۲۳۳۰- کتاب الزھد / مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم ص ۴۲۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور ـــــ (۱۸) محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی، ریاض الصالحین، جلد اول، باب التوبہ ص ۲۱، حامد اینڈ کمپنی پرنٹرز لاہور ـــــ (۱۹) صحیح بخاری۔ ۲۲۶۹- کتاب المظالم والغصب/مشکوۃ المصابیح جلد دوم، باب الظلم ص ۴۷۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور ـــــ (۲۰) صحیح مسلم، ۴۶۷۸، کتاب البروالصلۃ والاداب/ایضاً ـــــ (۲۱) سنن ابن ماجہ ۴۲۴۴، کتاب الزھد/مشکوۃ المصابیح، جلد اول، باب الاستغفار و التوبۃ ص ۵۷۱ ـــــ (۲۲) سورۃ الزمر: ۵۳-۵۴ ـــــ (۲۳) سنن الترمذی، ۳۴۶۳ کتاب الدعوات/مشکوۃ المصابیح، جلد اول، باب الاستغفار والتوبہ ص ۵۷۰-۵۷۱ ـــــ (۲۴) ایضاً ص ۵۷۲

نوٹ: عبادات کی اتنی بڑی کثرت کے بارے میں ”قضاء“ کا فتویٰ اہل علم کے اجماع ہے کیونکہ یہ شریعت کے مجموعی مقاصد اور طریق کار سے مطابقت نہیں رکھتا۔ شرع میں تکلیف مالایطاق نہیں ہے(البقرۃ:۲۸۶) بلکہ آسانی کی روح بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ (البقرۃ :۱۸۵) علاوہ ازیں توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں(الفرقان:۷۰)مقالہ نگار اگر حیض والی عورت کی نمازوں کی معافی کی حکمت ہی ملحوظ رکھتے تو یہ رائے قائم نہ کرتے۔ بہر صورت صحیح بات یہی ہے کہ مخلصانہ توبہ کے بعد عبادتوں کی رضا ضروری نہیں، البتہ نفلی عبادات، صدقہ وخیرات اور دیگر اعمال خیر کا اہتمام بہتر کام ہے تاکہ تزکیہ نفس ہو سکے۔(فتاویٰ اسلامیہ ج ۱ ص ۳۸۴، شیخ عبد الرحمٰن بن جبرین)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ